سولہواں اجلاس | سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 9 اکتوبر 1996ء بمطابق 25 جمادی الاول 1417 ہجری

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲۔	وقفہ سوالات (موخر)	۳
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۳
۴۔	تحریک استحقاق نمبر ۲۲ منجانب مولانا عبدالباری	۴
۵۔	تحریک التواء نمبر ۹ منجانب مولانا عبدالباری	۶
۶۔	آڈٹ رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	۹

جلد سولہواں | شمارہ پنجم

(الف)

1- جناب اسپیکر __________ عبدالوحید بلوچ

2- جناب ڈپٹی اسپیکر ________ ارجن داس بگٹی

1- سیکریٹری اسمبلی __________ اختر حسین خاں

2- جوائنٹ سیکریٹری (قانون) ______ عبدالفتاح کھوسہ

(ب)
صوبائی کابینہ کے ارکان

۱۔ نواب ذوالفقار علی مگسی	پی بی ۲۶ جھل مگسی	وزیر اعلیٰ
۲۔ جام محمد یوسف	پی بی ۳۴ لسبیلہ	سینئر وزیر
۳۔ شیخ جعفر خان مندوخیل	پی بی ۱۴ ژوب	وزیر خزانہ
۴۔ میر عبدالنبی جمالی	پی بی ۲۰ جعفر آباد I	پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۵۔ ملک گل زمان کانسی	پی بی ۲ کوئٹہ II	وزیر ترقیات و منصوبہ بندی
۶۔ میر عبدالمجید بزنجو	پی بی ۳۲ آواران	وزیر لائیو اسٹاک
۷۔ ملک محمد شاہ مردانزئی	پی بی ۱۳ ژوب قلعہ سیف اللہ	حج و اوقاف زکوٰۃ
۸۔ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	پی بی ۳۷ تربت I	وزیر تعلیم
۹۔ مسٹر محمد ایوب بلیدی	پی بی ۳۸ تربت II	وزیر مال / ایکسائز
۱۰۔ مسٹر محمد اکرم بلوچ	پی بی ۳۹ تربت III	وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت
۱۱۔ مسٹر کچکول علی بلوچ	پی بی ۳۶ پنجگور	وزیر ماہی گیری
۱۲۔ مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	پی بی ۹ قلعہ عبداللہ II	وزیر آبپاشی و ترقیات
۱۳۔ ڈاکٹر کلیم اللہ	پی بی ۱ کوئٹہ I	ایس اینڈ جی اے ڈی و قانون
۱۴۔ مسٹر عبیداللہ بابت	پی بی ۱۱، لورالائی	وزیر جیل خانہ جات
۱۵۔ مسٹر عبدالقہار ودان	پی بی ۸، قلعہ عبداللہ I	وزیر جنگلات
۱۶۔ سردار ثناء اللہ زہری	پی بی ۳۰، خضدار I	وزیر بلدیات
۱۷۔ میر اسراراللہ زہری	پی بی ۲۹ قلات	وزیر زراعت
۱۸۔ حاجی میر لشکری خان رئیسانی	پی بی ۲۴ بولان I	وزیر انڈسٹریز معدنیات
۱۹۔ نوابزادہ گزین خان مری	پی بی ۱۸ کوہلو	وزیر داخلہ
۲۰۔ نوابزادہ چنگیز خان مری	پی بی ۱۶ سبی	مواصلات و تعمیرات
۲۱۔ میر خان محمد خان جمالی	پی بی ۲۱ جعفر آباد II	وزیر خوراک
۲۲۔ سردار نواب خان ترین	پی بی ۱۷ سبی / زیارت	وزیر بیاڈواسا
۲۳۔ سردار محمد طاہر خان لونی	پی بی ۱۰ لورالائی I	وزیر صحت

۲۴۔ مسٹر طارق محمود کھیتران	پی بی ۱۲ بارکھان	وزیر خاندانی منصوبہ بندی
۲۵۔ مسٹر سعید احمد ہاشمی	پی بی ۳ کوئٹہ III	مشیر وزیر اعلیٰ
۲۶۔ ملک محمد سرور خان کاکڑ	پی بی ۷ پشین II	وزیر بے محکمہ
۲۷۔ عبدالوحید بلوچ	پی بی ۴ کوئٹہ IV	اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی
۲۸۔ ارجنداس بگٹی	ہندو اقلیت	ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی

اراکین اسمبلی

۲۹۔ حاجی سخی دوست محمد	پی بی ۵ چاغی
۳۰۔ مولانا سید عبدالباری	پی بی ۶ پشین I
۳۱۔ مولانا عبدالواسع	پی بی ۱۵ قلعہ سیف اللہ
۳۲۔ نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی	پی بی ۱۹ ڈیرہ بگٹی
۳۳۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ	پی بی ۲۲ جعفر آباد/نصیر آباد
۳۴۔ مسٹر محمد صادق عمرانی	پی بی ۲۳ نصیر آباد
۳۵۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی	پی بی ۲۵ بولان II
۳۶۔ نواب عبدالرحیم شاہوانی	پی بی ۲۷ مستونگ
۳۷۔ مولانا محمد عطاء اللہ	پی بی ۲۸ قلات/مستونگ
۳۸۔ مسٹر محمد اختر مینگل	پی بی ۳۱ خضدار II
۳۹۔ سردار محمد حسین	پی بی ۳۳ خاران
۴۰۔ سردار محمد صالح خان بھوتانی	پی بی ۳۵ لسبیلہ II
۴۱۔ سید شیر جان	پی بی ۴۰ گوادر
۴۲۔ مسٹر شوکت ناز مسیح	عیسائی
۴۳۔ مسٹر سترام سنگھ	سکھ پارسی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

اجلاس مورخہ 9 اکتوبر 1996ء بمطابق 25 جمادی الاول 1417 ہجری

بروز بدھ بوقت گیارہ بجکر بیس منٹ (صبح)

زیر صدارت اسپیکر، جناب عبدالوحید بلوچ، صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ہ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ ہ آمین : صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم ۔

ترجمہ :- ہر طرح کی ستائشیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے۔ جو رحمت والا ہے اور جس کی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالا مال کر رہی ہے جو اس دن کا مالک ہے جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئے گا۔ (خدایا!) ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری احتیاجوں میں) مدد مانگتے ہیں۔ (خدایا!) ہم پر (سعادت کی سیدھی راہ کھول دے۔ وہ راہ جو ان لوگوں کی راہ ہوئی جن پر تو نے انعام کیا۔ ان کی نہیں جو پھٹکارے گئے اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے۔

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر عبدالوحید بلوچ : آج میر ظہور حسین خان کھوسہ کے سوالات ہیں۔ وہ آج رخصت پر ہیں اس لئے ان کے سوالات موخر کئے جاتے ہیں۔

جناب اسپیکر : رخصت کی درخواستیں اگر ہوں تو سیکریٹری اسمبلی پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

اختر حسین خاں سیکریٹری اسمبلی : نوابزادہ میر لشکری خان رئیسانی نے نجی مصروفیت کی بناء آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : سردار سترام سنگھ نے ناساز طبیعت کی بناء پر آج کی اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : مولوی عطاء اللہ صاحب نے ناسازی طبیعت کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : سردار نواب خان ترین نے نجی مصروفیت کی بناء پر آج کے

اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : سردار اختر مینگل صاحب نے نجی مصروفیت کی بناء پر آج 9' اور 10 اکتوبر 96ء کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر 29 ستمبر سے آج 9 اکتوبر 96 تک رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : نواب عبدالرحیم شاہوانی صاحب نے نجی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : نوابزادہ چنگیز مری صوبائی وزیر نے نجی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپیکر : تحریک استحقاق نمبر 22 مولانا عبدالباری پیش کریں۔

مولانا عبدالباری صاحب : جناب اسپیکر! میں تحریک کا استحقاق کا نوٹس دیتا ہوں کہ مورخہ 7 اکتوبر 1996 کو روزنامہ مشرق میں شیخ رشید احمد کے نام سے ایک بیان

جاری ہوا ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ اگر میں وزیر اعظم بن گیا تو تمام مسجدوں کو اسکولوں میں تبدیل کردوں گا اس بیان سے نہ صرف شعائر اللہ کی توہین بلکہ تمام مسلمانوں کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا اسمبلی کا کاروائی روک کر اس اہم اور نوعیت مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر : وضاحت کریں مولانا صاحب تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر : آئین پاکستان کے مختلف دفعات کے حوالے سے آرٹیکل نمبر2 اور آرٹیکل نمبر31 کے حوالے سے آئین پاکستان نے شعائر اللہ اور مساجد اور مدارس کا باقاعدہ ذکر کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (ترجمہ کہ شعائر اللہ کی جو عظمت اور عزت یہ ایمان کا ایک اہم ستون اور ایک حصہ اور ایک شعبہ ہے) تو جناب اسپیکر اسی تاریخ کا 7 اکتوبر میں روزنامہ مشرق میں first page پہ اسلام کے دعویدار جماعت مسلم لیگ اور ان کا لیڈر نمبرون شیخ رشید احمد نے باقاعدہ پریس نوٹ پہ بیان جاری کیا ہے کہ جب میں وزیراعظم بنوں اگر میں وزیر اعظم بن گیا تو تمام مسجدوں کو اسکولوں میں تبدیل کروں گا تو جناب اسپیکر اس سے نہ مسلمانان پاکستان کا استحقاق مجروح ہوا ہے بلکہ مقدس ایوان پارلیمنٹ کا بھی استحقاق مجروح ہوا ہے اور اس کے ساتھ نظریہ پاکستان کا بھی استحقاق مجروح ہوا ہے اور آپ سے گزارش ہوگی بحیثیت اسپیکر بحیثیت صدر مجلس کہ آپ الیکشن کمیشن سے سفارش کریں ریفرنس بھجوادیں کہ چیف الیکشن کمیشن خود اس سے جواب طلبی کریں کہ آپ نے کس حوالے سے یہ بیان دیا ہے کہ آپ کو اقتدار کا حوص اور شوق لگا ہے کہ آپ نے نہ صرف علماء اور طالبان کو چھیڑا ہے بلکہ مدارس اور مساجد کو بھی چھیڑا ہے تو یہ ایک ایسی بات ہے جو قابل معافی نہیں ہے تو جناب اسپیکر اسی تاریخ کو منظور کر کے اس پر بحث کی جائے اور آپ سے یہ میری خصوصی گزارش ہوگی سفارش ہوگی کہ آپ ریفرنس بھجوادیں الیکشن کمیشن کو تاکہ شیخ رشید احمد کو اس حوالے سے جواب طلبی ہو اور آئندہ پاکستان کی سیاسی یا سماجی پارٹی کا کوئی رکن یا لیڈر ایسی

جرات اور گستاخانہ حرکت نہ کرے۔

جناب اسپیکر : اس تحریک استحقاق کے بارے میں سرکار کی جانب سے کوئی معزز رکن وضاحت کرنا چاہتا ہے؟

میر طارق محمود کھیتوان (وزیر) : جناب اس کا جواب یہ ہے کہ "نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی"۔ نہ شیخ رشید نے وزیر اعظم بننا ہے نہ اس نے یہ کرنا ہے۔

رولنگ

جناب اسپیکر : چونکہ شیخ رشید کا اس ایوان سے تعلق نہیں ہے وہ وفاق سے تعلق رکھتا ہے۔ مولانا صاحب سے گزارش ہے کہ جمعیت کے جو معزز رکن نیشنل اسمبلی میں ہیں ان سے وہاں پر نیشنل اسمبلی میں ان کے خلاف تحریک استحقاق پیش کریں۔ نیشنل اسمبلی کا اسپیکر ہی اس کے خلاف ریفرنس بھیج سکتا ہے۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر صاحب آپ بحیثیت اسپیکر یہ ریفرنس بھجوا دیں۔

مولانا عبدالباری : جناب میں بطور ممبر بھجوا دوں گا اور آپ سے گزارش ہے کہ آپ بھی ہمارے استحقاق کا خیال کریں۔

جناب اسپیکر : تحریک التوا نمبر 9 مولانا عبدالباری صاحب پیش کریں۔

مولانا عبدالباری تحریک التوا نمبر 9 : میں تحریک التوا کا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے۔ کہ بلوچستان یونیورسٹی اور بولان میڈیکل کالج میں اسٹوڈنٹس میں آپس کی لڑائی سے پیدا ہونے والی صورتحال کی پیش نظر کوئٹہ کے تمام کالجز کو غیر معینہ مدت کے لئے بند کیا گیا ہے۔ جس سے اسٹوڈنٹس کا قیمتی وقت ضائع ہو رہا ہے۔ لہٰذا اس فوری

اہمیت کے حامل مسئلے پر اسمبلی کی کارروائی رک کر عام بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر : تحریک التواء پیش ہوئی۔ مولانا صاحب آپ اس کی مختصر وضاحت فرمائیں۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر! گزشتہ دن ہمارے بولان میڈیکل کالج میں دو دوست بیٹھے ہوئے تھے۔ اور پروجیکٹو پر فلم دیکھ رہے تھے اور پتہ نہیں دو دوستوں کی کسی چیز پر لڑائی ہوئی تھی۔ مختلف روایت موجود ہے اور اخبارات میں بھی مختلف بیانات موجود ہیں۔ تو ان کے درمیان میں کسی بات پر جھگڑا ہوا تھا۔ پہلے دن سے دو لسانی گروپوں کے درمیان معمولی سی تکرار پر فائرنگ ہوئی تھی۔ جس کے نتیجے میں طالب علم زخمی ہوئے تھے۔ اور اسی طرح دوسرے گروپوں نے بھی بلوچستان یونیورسٹی میں فائرنگ کرکے ایک طالب علم کو زخمی کیا ہے جناب اسپیکر نہ صرف لسانی گروپوں نے آپس میں جھگڑا کرکے ایک راہ گیر پنجابی کو بھی زخمی کیا ہے جسے فوری طور پر سرکار نے علاج معالجے کے لئے بھی بھجوایا ہے۔

جناب اسپیکر : ہم آئے روز اخبارات میں یہ پڑھتے ہیں میں دیکھتے ہیں کہ بنک لوٹے جاتے ہیں۔ چوری کی واردات ہوتی ہے ہمارے ایڈمنسٹریشن خواب غفلت میں سو رہی ہے۔ جناب اسپیکر اس سال کا جو سترہ ارب کا بجٹ پیش ہو رہا تھا بجٹ میں کثیر رقم رکھی گئی۔ اس بجٹ سے نہ امن قائم ہوا نہ امان۔ اور پھر سرکاری انتظامیہ کوئٹہ نے تمام سرکاری اداروں کو بند کر دیا۔ طلباء چھٹی کر دی ہے۔ ایسے جھگڑوں سے ایسے حالات سے لسانیت نفرت کا اس صوبے میں بول بالا ہو جاتا ہے۔ اور ہمارے ہاں جو تعلیم کا ماحول ہے میں سمجھتا ہوں کہ تعلیم صرف یونیورسٹیاں' ڈگریاں اور کالج نہیں ہیں۔ تعلیم ایک سسٹم ہے۔ یہاں پر جو ہمارے صوبے میں سیاسی پارٹیوں کی مداخلت ہے۔ تعلیمی اداروں میں باقاعدہ کلاشنکوف کلچر کو انہوں نے فروغ دیا ہے۔ ایک کلاشنکوف سے' چاقو دکھا کر اپنے طور پر مجبور کرتے ہیں۔ جناب اسپیکر نہ صرف ایسے حالات میں تعلیمی ماحول

خراب ہوتا ہے اس لاقانونیت کو فروغ مل رہا ہے اور ایڈ منسٹریشن کی یہ ناکامی ہے یہ اس کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ ہماری انتظامیہ ناکام رہی ہے۔ جناب اسپیکر' اس حوالے سے میں نے اس دن ڈاکٹر صاحب کو کہا تھا۔ کہ آپ تو پوسٹنگ ٹرانسفر میں مصروف ہیں۔ اور یہ ساری خرابیاں مخلوط نظام تعلیم کی وجہ سے ہے یہ جناب اسپیکر دونوں گروپوں کے درمیان جھگڑا ہوا تھا۔ تعلیمی ماحول خراب ہوا۔ اس سے نفرت اور بدامنی ہوئی۔ جناب اسپیکر حکومت کے لئے یہ بڑا مسئلہ ہے۔ اس جھگڑے کی وجہ سے ضلع کوئٹہ کے جتنے بھی تعلیمی ادارے ہیں سب بند پڑے ہیں۔ یہ بہت بڑا مسئلہ ہے اس پر بحث ہونی چاہئے۔

جناب اسپیکر : وزیر تعلیم صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر تعلیم) : جناب والا! یہ ناخوشگوار واقع جو تعلیمی اداروں میں پیش آئے۔ چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب خود موجود تھے انہوں نے اس پر فوراً" اقدامات کئے۔ اور کل انہوں نے میٹنگ اور تفصیلی بحث کی اور اقدامات کئے یہ طے ہوا کہ جناب اسپیکر صاحب کو سربراہی میں باقی مختلف نمائندوں کے حوالے سے وائس چانسلر اور دیگر نمائندوں کے حوالے سے میٹنگ بلائی جائے گی۔ اور اس میں مولانا باری صاحب کا نام بھی شامل ہے یہ کمیٹی دس دن کے اندر تعلیمی اداروں میں بلوچستان کے لئے ایک مستقل نظام طے کرے کہ ہم مزید کیا کرسکتے ہیں۔ اور کیا کرنا چاہئے میں سمجھتا ہوں کہ ہم مولانا صاحب سے یہ گزارش کرتے ہیں کہ وہ اس مسئلے پر ہم سے تعاون کریں۔ اور اس کو سنجیدگی سے وہ جتنا تعاون کرسکتے ہیں ہم مل بیٹھ کر اس کو ختم کرنے کی کوشش کریں گے میں آخر میں یہ درخواست کروں گا کہ مولانا صاحب اس تحریک پر زور نہ دیں۔

مولانا عبدالباری : جناب تعاون کی حدت تک تو ہم نے ہمیشہ تعاون کیا ہے۔ اور آج سیشن کے بعد خصوصی کمیٹی کا اجلاس میں نے بلایا ہے۔ مگر عمل درآمد کی ضرورت ہے۔ آپ کی سربراہی میں جو کمیٹی بنی ہے وہ کام کرے یہ جو گندہ ماحول ہے

اور تعلیمی ماحول جو خراب ہے اس کو درست کیا جائے۔

جناب اسپیکر : شکریہ مولانا صاحب اپنی تحریک پر زور نہیں دیتے ہیں۔

جناب اسپیکر : وزیر خزانہ ایوان میں آڈٹ رپورٹیں پیش کریں۔

آڈٹ رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ) : جناب اسپیکر میں حسابات تصرفات حکومت بلوچستان بابت سال 95-1994ء اور

(2) مالی حسابات حکومت بلوچستان بابت سال 95-1994ء کی رپورٹیں ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب اسپیکر : رپورٹیں پیش ہوئیں۔ یہ رپورٹیں مجلس برائے حسابات کے سپرد کی جاتی ہیں۔

مولانا عبدالباری صاحب : جناب اسپیکر صاحب گزارش یہ ہے جو آڈٹ رپورٹ پیش کیا گیا ہے اس میں سوال کرتا ہوں کہ آڈٹ کرپشن کے لئے کتنا حساب کتاب دیا ہے کیونکہ یہاں صوبہ میں سب کرپشن کی حساب کتاب ہو رہی ہے دوسری گزارش یہ ہے کہ جناب اسپیکر یہاں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی جو تین سال سے بنی ہے جناب اسپیکر یہاں پر 162 مجلس کے لئے ضروری ہے کہ کم از کم سال میں ایک دفعہ باضابطہ اجلاس کریں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے ممبر صاحبان اور چیئرمین صاحب سے میں پوچھتا ہوں کتنے اجلاس کال کی ہیں اور کتنے باضابطہ میٹنگ کی ہے۔ تو اس بارے میں جناب اسپیکر آپ کو بحیثیت اسپیکر اس میٹنگ کی جب یہ رپورٹ پیش ہوئی ہے۔ تو یہ کمیٹیوں کے حوالہ کرنا ہے۔ کیا تین سالہ جو کمیٹی کی کارروائی ہے یا گزشتہ کارگزار ہے۔ اس سے آپ خود مطمئن ہے یا نہیں؟

جناب اسپیکر : چیئرمین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔

عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر محکمہ ایریگیشن) : مولانا صاحب کی بات حقیقت پر مبنی ہے۔ واقعی ہماری پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا کام بہت پیچھے ہے۔ اور ہم کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اس کو Cover کریں Shortly جو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے ممبرز ہیں۔ جب بھی ہم میٹنگ بلواتے ہیں تو وہ حاضر نہیں ہوتے۔ میٹنگ میں اس وجہ سے کورم پورا نہیں ہوتا۔ میں ایوان سے درخواست کروں گا کہ جو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے ممبر صاحبان ہے ان کو مجبور کرے کہ وہ باقاعدہ جو کمیٹی کا اجلاس مقرر کرتے ہیں ان کو Attend کریں اور اگر یہ ممبران میٹنگ Attend نہیں کر سکتے تو ان کی جگہ وہ ممبر صاحبان کو کمیٹی میں لے لیں جو اس میٹنگ کو Attend کریں۔ مولانا صاحب کی بات حقیقت ہے کہ ہمارا کام بہت سست جا رہا ہے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا کورم پورا نہیں ہوتا میٹنگ کے دوران اب اس کے لئے ایوان سوچ لے اور میری مدد کریں کہ کیا طریقہ کار ہم اختیار کریں کہ جو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے ممبر ہیں وہ باقاعدہ اپنی حاضری دیں اور ہم اس کام کو بڑھائیں ویسے تو ہم نے کچھ محکموں کا کیا ہے میں کہوں گا کہ وہ تسلی بخش نہیں میں خود اس سے اتفاق کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر : چونکہ کمیٹی میں اکثریت وزراء صاحبان کی ہے۔ اس لئے قائد ایوان اس بات کی نوٹس لیں اور وزراء کو پابند کریں تاکہ کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کو یقینی بنایا جاسکے۔

مولانا عبدالباری : اس میں کتنی کرپشن ہے مطلب یہ حساب کتاب دیں یہ انگریزی میں بنایا ہے یہ بھی ایک قسم کی کرپشن ہے اردو میں کم از کم بنائیں کیونکہ آپ کے وزیر صاحبان اکثر انگریزی نہیں سمجھ سکتے ہیں اور نہ پڑھ سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر : کمیٹی کی جب میٹنگ ہوگی تو اس بات کی وہاں پر زیر غور لایا جائے گا۔

جناب اسپیکر : اب اسمبلی کی کارروائی دس اکتوبر 1996ء بوقت گیارہ بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اجلاس کی کارروائی گیارہ بج کر چالیس منٹ قبل از دوپہر مورخہ 10 اکتوبر 1996ء صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی ہو گئی)